New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
سونے کا پنجرہ
از قلم لیس کے اعوان
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(Continue Novel)

سونے کا پنجرہ

از ایس۔کے۔اعوان

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

سورج رات کے اندھیرے کو اپنی لپیٹ میں لینے کے بعد طلوع ہونے کو بے تاب تھا اور اسی کے ساتھ ہی خدا کی خلقت میں رہنے والوں کے نصیب جڑے ہوتے ہیں جو یا تو اِس سورج کی کرنوں کی مانند ابھرتے چلے جاتے ہیں یا پھر رات کی سیاہی کی طرح ہوتے ہیں جو تمام عمر روشنی کی چاہ میں گزار دیے جاتے ہیں مگر انسان بھی آج تک یہ فیصلہ نہیں کر پایا کہ خوش نصیبی پہ ناشکری سب سے بڑی بد نصیبی ہے یا بد نصیبی میں شکر کا کلمہ خوش نصیبی ہے۔ مگر دنیا کے انہی مشکل سوالوں کو اپنے اندر چھپائے یہ کائنات نہ جانے کب سے اپنے وجود کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ پر انسان بھی آج تک اس وقت اور دنیا کو گزار رہا ہے مگر خوش قسمتی کہیے یا بد قسمتی کیوں کہ آج تک کوئی بھی اِس وقت یا اس زندگی کو سمجھ نہیں پایا۔ شاید اس وجہ سے کہ سمجھ جانا ہی سب کچھ نہیں ہوتا۔

گزشتہ چند روز پہلے کنزی کیساتھ جو حادثہ ہوا اس کی مراد سے خوب پوچھ گچھ کی گئی تھی اور تنبیہہ کی گئی کہ آئندہ کچھ بھی ہو بہن کو گھر چھوڑنے کے بعد جانا ہے یا اپنے ابو کو بتا

کر انہیں انسٹیٹیوٹ جانے کا کہنا ہے

وہ دوبارہ ایسا کوئی بھی رسک نہیں لے سکتے تھے۔ہر بار حیدر ہی نہیں آتا کبھی کبھار شکار کے گرد چکر لگانے والے گدھ بھی منتظر ہوتے ہیں

حیدر نامی وہ نامعلوم شخص کفایت حسین اور اسکی فیملی کے لیئے اب ایسے شخص کی مانند تھا جیسے کوئی پیر ہو اور باقی اسکے مرید

□□□□□□□□□□□

کفایت کے کاروبار میں اضافے کی شرح دوگنا بڑھ گئی تھی جس سے انہیں یہ خیال گزرا کہ کاروبا میں "برکت" شامل ہو چکی ہے مگر وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ کوئی سب سے بہترین چال چلنے والی ذات موجود ہے۔۔۔

صبحِ روشن کی چند ساعتیں گزرنے کے بعد کفایت حسین اپنے کمرے میں موجود تھے۔ ان کے لیے نیا گھر خریدنا کوئی مسئلے کی بات نہیں تھی مگر ارد گرد کے ماحول کو مد نظر

رکھتے ہوئے انہیں یہ کام سرانجام دینا تھا کیوں کہ معلوم نہیں یہ خبر کسی طرح بھی اس کی بھابی کے گھر پہنچ سکتی تھی۔

اگلے چند روز انہوں نے خاموشی سے اپنے نئے گھر کی تلاش شروع کروادی اور حسبِ عادت اپنے منافع کی خوشی میں وہ ہلہ گلہ یعنی کسی پارٹی کا انعقاد کرنا چاہتے تھے۔ جس میں انہوں نے اپنے ملازمین کی نئی تنخواہوں کا حکم صادر کرنا تھا اور کاروبار کے متعلق اپنی رائے سے بھی آگاہ کرنا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسری جانب ان کی بیٹی کنزہ کو جب اِس صورتِ حال کا پتا چلا تو وہ دوڑی دوڑی اپنے چچا یعنی عافیہ کے گھر گئی۔

گھر گرچہ بڑا نہیں تھا مگر ہر چیز کو نفاست سے سجایا گیا تھا۔ کمرے میں موجود صوفے کے عین سامنے دیوار پر کسی کلاکار کا شاہکار موجود تھا۔ اس تصویر کو دیکھتے ہی کنزہ کو اپنی ذات کھوئی ہوئی محسوس ہوئی۔۔ اس نے دیکھا کہ کس طرح کسی فنکار نے رنگوں کا

سہارا لیتے ہوئے کسی کے عکس کو ایک خوبرو شکل دی ہے۔۔ تصویر میں موجود ایک پرندہ تھا جس کی آنکھوں میں کئی سوال گردش کر رہے۔۔۔

وہ سوال رہائی کے متعلق تھا یا کسی کے بچھڑ جانے کا غم؟

اور اگر غم تھا تو وہ غم اُس کی آنکھوں میں صاف دیکھا جاتا سکتا تھا۔

عین سامنے والے دروازے سے عافیہ اس کی جانب قدم بڑھاتی نظر آئی۔۔

السلام علیکم۔۔۔اس نے آتے ہی سلام کیا جس سے وہ کنزہ کو عالمِ استغراق میں پا کر اُس کے خیالات میں مخل ہوئی۔

وعلیکم السلام... کیسی ہو عافیہ؟ اس نے گلے ملتے ہوئے سوال کیا۔۔

"میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟"

"میں بھی ٹھیک ہوں"

"کیا کھانا پسند کرو گی"

"جو تم بخوشی کھلا دو..ہاں سادہ پانی بھی چلے گا"

اس نے شریر انداز سے کہا تاہم دوسری جانب خاطر خواہ جواب موصول نہ ہوا-

"امی تمہارے لیے کھانا بنا رہی ہیں کھانا کھا کر جانا۔۔انہوں نے مجھے کہا کہ تمہارے پاس بیٹھ جاؤں"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ دیر وہ آپس میں گفتگو و شنید کرتی ہیں جس میں ان کا موضوع عام حالات تھے اور کنزہ نے بعد ازاں اس کی پڑھائی چھوٹ جانے پر حیرت کا اظہار کیا مگر اس نے کنزہ کو "جان کر انجان" بننے والی سمجھ کر بات ٹال مٹول کرنا چاہی۔

"تمہیں اس تصویر میں کچھ خاص نظر آیا؟"

عافیہ نے بات بدلتے ہوئے پوچھا

"ہاں"

"کیا خاص دکھائی دیا"

"مجھے لگتا ہے جیسے کسی نے مصورِ کائنات کی نقش نگاری کا ایک بہت چھوٹا سا اندازہ لگایا ہے اور دیکھو تو"۔۔۔۔وہ بات کرتے کرتے رکی

"اس تصویر کو بنانے والے نے قدرت کے تمام رنگوں کا نچوڑ جیسے اِس تصویر میں لا کر رکھ دیا ہو اور اس کائنات میں موجود ہر جاندار خواہ انسان یا حیوان۔۔۔سب کے احساسات اور خاص کر دکھی ہونے کے جذبے کو ایک کوزے میں بند کر دیا ہے اور اس کی چھوٹی آنکھوں میں لا کر کھڑا کر دیا جن میں یہ سوال گردش کرتا دکھائی دے رہا ہے کہ غم اگر حد سے بڑھ جائیں تو آنکھوں اور آپ کے پورے جسم کو دکھوں کے ڈیرے میں رہنے کی عادت سی ہو جاتی ہے"

عافیہ نے حیرت کے ملے جلے تاثرات سے اس کی جانب دیکھا۔

بعدازاس نے طائرانہ نگاہ اُس تصویر پر ڈالی جسے وہ کبھی یہاں سے اتروانے پر بضد تھی۔

"کبھی کبھی ہم جن چیزوں کو اپنی زندگی سے نکالنے کے خواہاں ہوتے ہیں دراصل وہ کسی اور کی نظر میں بہت اہمیت رکھتی ہیں"

"میں سمجھتی نہیں"

کنزہ نے عافیہ کی جانب اپنی نظریں بڑھاتے ہوئے پوچھا جنہیں وہ کچھ دیر پہلے اُس دیوار کے ساتھ لٹکی ہوئی تصویر کی جانب مرکوز کیے منہمک تھی۔

"دیکھو یہ تصویر جس کی آج تم نے میرے دل میں قدر بڑھائی ہے۔۔۔اسی تصویر کو میں اتروانے کے لیے بابا سے ضد کرتی تھی"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے وہ دن یاد آنے لگے جب اس کے بابا خاص طور پر اس کی ماں جی کی فرمائش پر اس تصویر کو یہاں لگا رہے تھے۔جب اس نے اِسے دیکھا تو وہ اپنے بابا سے تصویر کو دیوار سے ہٹانے کی باتیں کرتی تھی۔۔بقول اس کے یہ اِس دیوار کی خوب صورتی کو "ماند" کرتی ہے۔

اسے کیا خبر تھی کہ یہ خوب صورتی جسے وہ حسن کو ماند پڑنے کا نام دیتی ہے دراصل خود کسی بنانے والے کا شاہکار ہے۔

"مگر کیوں؟"

کنزہ نے اسے کافی دیر سوچوں میں پاکر سوال کیا جس کے جواب کے لیے وہ منتظر تھی۔کیوں کہ اس کے نزدیک اب یہ سوال فزکس میں نیوٹن کے ان قوانین سے بھی بڑھ کر تھا جو کشش کے متعلق تھے۔

"مجھے لگتا تھا کہ کئی رنگوں کو ایک ہی تصویر میں اکٹھا کر دینا صحیح نہیں۔۔کیوں کہ میں اِن تصاویر کو انسانوں جیسی حیثیت دیتی ہوں"

وہ چپ ہو گئی مگر سامنے بیٹھی کنزہ کے لیے یہ نا سمجھ آنے والا فلسفہ تھا۔

"کیا انسانوں میں بھی بہت سے رنگ پائے جاتے ہیں؟"

"ہاں"!

"بل کہ کثرت سے۔۔۔دیکھو اکثر انسانوں کی فطرت ایسی ہوتی ہے کہ وہ موقع محل دیکھ کر رنگ بدل لیتے ہیں ایسے جیسے کبھی شناسائی تھی ہی نہیں "

ناجانے کیوں کنزہ کو شعر یاد آگیا۔

"کبھی یہ حال کہ دونوں میں یک دلی تھی بہت"

"کبھی یہ مرحلہ جیسے کہ آشنائی نہ تھی"

"انسان کیوں بدلتا ہے؟"

اُس نے پھر سوال کیا

"دراصل جب انسان کسی کی ذات تک یا پھر کسی مقام تک پہنچے تو اسے اپنے آگے ایک نئی کامیابی اور ایک نیا رشتہ نظر آتا ہے مگر وہ دھندلاہٹ کے باعث اُسے نظر نہیں آپاتا جسے وہ کھوجنے کے لیے آگے قدم بڑھا کر پیچھے والوں کو بھول جاتا ہے."

"اچھا"!

"یعنی کشش کی قوت کہہ سکتے ہیں؟"

"ہاں بالکل"

کنزہ کو اس کا جواب مل چکا تھا مگر نا جانے کیوں اسے آج نیوٹن کا کشش کا قانون غلط لگ رہا تھا.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا میں تو کچھ بتانے آئی تھی۔۔اف کتنی بھلکڑ ہوں نا"

کنزہ نے ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا.

"خیریت "!

"کیا کہنا تھا؟"

"دراصل بابا نیا گھر لے رہے ہیں کیوں کہ انہیں نئے کاروبار میں کافی منافع ہوا ہے تو سوچا کیوں نا نیا گھر بھی لے لیں۔۔ویسے بھی کافی ضرورت محسوس کر رہے تھے"

اس کا جواب سنتے ہی عافیہ کو اپنے چچا کے مکر پر افسوس ہونے لگا۔تاہم اسے یہ یقین ہونے لگا تھا کہ کنزہ کا اس سب میں کوئی تعلق نہیں۔

"بھلا کوئی اتنا نیچ کیسے ہو سکتا ہے؟ بابا نے تو کبھی بھی انہیں خود سے الگ نہیں جانا۔۔پھر آج کیوں ہمارے ساتھ یہ سب کچھ ہو رہا ہے؟۔۔۔کاش منافقت اور دھوکے بازی ہم غریبوں پر استعمال نہ کی جاتی"

"کیا خوشی نہیں ہوئی تمہیں؟"

کنزہ نے اس کے بدلتے تاثرات کو جانچتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ مجھے واقعی بہت خوشی ہوئی ہے۔ بہت بہت مبارک ہو"

اس نے اپنے چہرے پہ مصنوعی ہنسی ظاہر کرتے ہوئے جواب دیا مگر اس کے اندر کی حالت کا اندازہ اس کے رب اور اس کو تھا"

"بہت معذرت بیٹا مجھے دیر ہو گئی کھانا بناتے ہوئے"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہناز بیگم نے کچن سے آتے ہوئے بات شروع کی۔

"ارے نہیں چچی جان! آپ نے تکلف کیا یہ ہی بہت ہے میرے لیے"

(گھر آتے ہی کنزہ چچی سے ملاقات کر چکی تھی)

"نہیں بیٹا تکلف کیسا یہ تمہارا اپنا ہی ہے گھر ہے"

"بہت شکریہ چچی جان"

کنزہ نے تشکر آمیز لہجے میں کہا اور تینوں دوپہر کا کھانا نوش کرنے کے لیے چل دیں۔

کھانا کھانے کے بعد معمول کی باتیں ہوئیں اور کنزہ الوداعی کلمات کے ساتھ چچی اور عافیہ دونوں کو پارٹی میں شرکت کا پیغام دے کر جا چکی تھی مگر اب ان دونوں کے صبر کا اصل امتحان شروع ہو چکا تھا۔

" کبھی کبھی جاننا نہ جاننے سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے"

عافیہ نے ماں کو دکھ بھرے لہجے میں کہا اور شہناز بیگم جوّال (موبائل) کی جانب چل دیں۔

کفایت حسین دولت کے نشے میں چور اپنے نئے گھر کو خریدنے کے لیے بھاگ دوڑ کر رہے تھے جب ہی ان کو ایک نمبر سے کال موصول ہوئی۔

بات کرنے کے بعد ان کا غصہ آسمان کو چھو رہا تھا اور انہیں اپنی بیٹی کے "بھولے پن" پہ آج پہلی بار غصہ آیا تھا۔

بہر حال انہوں نے اپنے بیٹے مراد سے بات کی اور اسے "اچھی طرح" سمجھانے کے لیے تنبیہ کی۔

ان کے نزدیک شہناز بیگم کا غصہ کسی اہمیت کا حامل نہیں تھا مگر اپنی بیٹی سے اس حماقت کی امید قطعاً نہیں تھی۔

"تمہیں خبر بھی ہے تم کیا کر آئی ہو؟"

کنزہ اپنے بھائی کے غصے کو دیکھ کر سہم گئی اور اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر اس نے ایسا کیا کر دیا ہے.

"ببب بھائی ہوا کیا ہے؟"

"تم نے کس خوشی میں عافیہ لوگوں کو پارٹی پہ آنے کی دعوت دی؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا؟ "

"مطلب میں نے کوئی غلط کام کر دیا؟"

اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں ہوا کہ اس کے گھر والے کس قدر نفرت رکھنے والے ہیں۔

اس کے بابا کو جنہوں نے کاروبار میں اپنے پاؤں جمانے کے لیے ساتھ دیا آج ان ہی کو اس کے گھر والے اپنی نفرت کی لپیٹ میں لیے ہوئے تھے۔

"تمہیں نہیں پتا بابا تم سے کتنے خفا ہیں"

وہ غرایا۔

"تم بتاؤ تو سہی آخر ایسا ہوا کیا ہے اور مجھے کیوں نہیں بتانا چاہیے تھا؟"

اُس کے سوال تھے کہ کم ہونے کی بجائے بڑھتے جا رہے تھے جس کے پیشِ نظر مراد کو سب کچھ بتانا پڑا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یااللہ"

"یہ یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نہیں مانتی۔۔۔ میرے بابا۔۔ میرے بابا کبھی دوسروں کا حق مارنے والے نہیں ہو سکتے !"

وہ روتے ہوئے بول رہی تھی مگر اس کا بھائی کمرے سے جا چکا تھا۔

رات دیر گئے تک وہ چھت کو گھورتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ کس طرح اس کا مان۔۔۔اس کے بابا اس غلط راستے پر چل پڑے؟ کیا انہیں ذرا بھی آخرت کا خیال نہیں آیا؟ کیا وہ نہیں جانتے کہ دوسروں پر ظلم کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ تو ظالموں کو دوست نہیں رکھتے!

اس کو پروفیسر عبدالسلام کی وہ باتیں یاد آنے لگیں جو انہوں نے دورانِ تدریس کہی تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ظالموں کو اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتے۔۔اور دوست نہ رکھنے کا مطلب جانتے ہیں؟ دشمنی رکھنا۔۔۔اور جسے اللہ تعالیٰ دشمن رکھیں؟ اللہ اکبر"!

وہ ذرا دیر کو چپ ہوئے۔

"آپ آج کے دور میں کسی سے دشمنی رکھیں یا قطع تعلقی کریں تو آپ اس کا نمبر "بلاک" کر دیتے ہیں..وہ نمبر آپ کو کال کرنے کے لیے ممنوع ہو جاتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ بھی آپ کو اپنی رحمت سے ہلاک کر دیں گے "

"اور اللہ تعالیٰ کا رحمت سے ہلاک کر دینا کیسا ہو گا"

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا" !

وہ خود کو سمجھاتی ہے مگر عافیہ کا جملہ اس کے ذہن میں آتا ہے۔

"دیکھو اکثر انسانوں کی فطرت ایسی ہوتی ہے کہ وہ موقع محل دیکھ کر رنگ بدل لیتے ہیں ایسے جیسے کبھی شناسائی تھی ہی نہیں "

اور آج اُس کو رنگین تصاویر سے نفرت ہو چکی تھی-

□□□□□□□□□□

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین